72441 ـ اگر کسی کے عقیدے کا علم نہ ہو کہ وہ صوفی ہے یا شیعہ تو کیا اس کے پیچھے نماز ادا کر لی جائے ؟

سوال

میں نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتا، مجھے کسی دوسرے ملك میں بھیجا گیا ہے جہاں مسلمان بہت کم ہیں، اور ان میں شیعہ اور صوفی بھی ہیں، مجھے امام کی حالت کا علم نہیں کہ آیا وہ اہل سنت سے تعلق رکھتا ہے، یا نہیں، میرا ان کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ مسجد بھی دور ہے، اور مجھے اذان بھی سنائی نہیں دیتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اذان سننے والے شخص پر نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے، اگر آپ کا گھر مسجد سے اتنا دور ہے کہ فضاء میں خاموشی ہونے کی صورت میں لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان سنائی نہیں دیتی تو آپ پر مسجد میں نماز باجماعت کے لیے حاضر ہونا واجب نہیں.

اس کی تفصیل سوال نمبر (21969) اور (20655) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے.

رہا نماز جمعہ کا مسئلہ تو اس کے متعلق علماء کرام متفق ہیں کہ بستی میں بسنے والے مقیم شخص پر نماز جمعہ ادا کرنا واجب ہے، چاہے وہ اذان سنے یا نہ سنے، شہر کی آبادی کے کنارے جتنی بھی دور ہو.

اس کی مزید تفصیل سوال نمبر (39054) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

جب ظاہر میں وہ امام مسلمان ہو تو اس کے پیچھے نماز جمعہ اور نماز باجماعت صرف اس احتمال کی بنا پر ترك کرنا جائز نہیں کہ وہ شیعہ ہے یا صوفی، لیکن اگر نماز جمعہ اور نماز جماعت ـ بغیر کسی فتنہ و فساد کے ـ کسی اور کے پیچھے جو اس سے افضل ہو اور اس کا عقیدہ اور منہج صحیح ہو تو ایسا کرنا افضل ہے.

اصل یہی ہے کہ مسلمان شخص کے متعلق حسن ظن رکھنا چاہیے، اور اس کے دین بغیر کسی دلیل کے جرح قدح نہیں کرنی چاہیے، جیسا کہ راجح قول یہ ہے کہ جس شخص پر اسلام کا حکم لگایا جائے اس کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے، جب تك وہ کسی کفریہ کام کا ا رتکاب نہ کرے، مثلا تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنا، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تکفیر کرنا، یا مردوں سے مانگنا، اور ان سے مدد طلب کرنا، ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جائیگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے مرازقہ کے پیچھے نماز ادا کرنے اور ان کی بدعات کے متعلق دریافت کیا گیا؟

تو ان کا جواب تھا:

" آدمی کے لیے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز پنجگانہ اور جمعہ ادا کرنا جائز ہے جس سے نہ تو کسی بدعت اور نہ ہی فسق معلوم ہو، اس پر آئمہ اربعہ اور دوسرے مسلمان علماء کا اتفاق ہے، اقتدا اور پیروی کی شرط میں یہ شامل نہیں کہ مقتدی اپنے امام کے اعتقاد کو جانتا ہو، اور نہ ہی وہ اس کا امتحان لے ہوئے کہے کہ تیرا عقیدہ کیا ہے ؟

بلکہ مستور الحال شخص کے پیچھے نماز ادا کرے، اور اگر وہ کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے جس کا فسق یا بدعتی ہونا معلوم ہو، تو اس کی نماز صحیح ہونے میں امام احمد اور امام مالك کے مذہب میں دو قول مشہور قول ہیں، اور امام شافعی اور ابو حنیفہ صحیح کہتے ہیں.

اور اگر مقتدی کو علم ہو کہ امام بدعتی ہے، اور وہ اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے، یا وہ فاسق ہے اور اس کا فسق ظاہر ہے، اور وہ مستقل امام ہے جس کے بغیر نماز پڑھنا ممکن نہیں، مثلا جمعہ اور عیدین کی امامت وہی کرواتا ہے، اور عرفات میں نماز حج وغیرہ کا بھی امام وہی ہے، تو عام سلف اور خلف علماء کے ہاں مقتدی اس کے پیچھے نماز ادا کرے گا، امام شافعی، امام احمد امام ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب یہی ہے.

اسی لیے عقائد میں ان کا کہنا ہے:

جمعہ اور عید کی نماز ہر نیك یا فاجر امام کے پیچھے نماز پڑھےگا، اور اسی طرح اگر کسی بستی میں صرف ایك ہی امام ہو تو اس کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی جائیگی، کیونکہ نماز باجماعت ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے افضل ہے، چاہے امام فاسق ہی ہو، جمہور علماء کرام امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہم اللہ وغیرہ کا مذہب یہی ہے.

بلکہ امام احمد کے ظاہر مذہب میں نماز باجماعت ادا کرنا فرض عین ہے اور امام احمد وغیرہ کے ہاں جس نے فاجر

امام کے پیچھے نماز جمعہ اور نماز باجماعت ترک کی وہ بدعتی ہے۔

صحیح یہی ہے کہ وہ نماز ادا کرے گا اور اسے دھرائے گا نہیں، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ نماز جمعہ اور نماز باجماعت فاجر قسم کے اماموں سے پیچھے ادا کرتے اور اسے لوٹاتے نہیں تھے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حجاج کے پیچھے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ولید بن عقبہ جو کہ شراب نوش تھا کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔

فاسق اور مبتدع کی فی نفسہ نماز صحیح ہے، چنانچہ جب اس کے پیچھے مقتدی نماز ادا کرے تو اس کی نماز باطل نہیں، لیکن جس نے اس کے پیچھے نماز ادا کرنی مکروہ سمجھی وہ اس لیے کہ نیکی کا حکم دینا، اور برائی سے منع کرنا واجب ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ جو بدعت یا فجور ظاہر کرتا ہو اسے مسلمانوں کی امامت نہیں دینی چاہیے، کیونکہ وہ تعزیر اور سزا کا مستحق ہے حتی کہ وہ اس سے توبہ کر لے۔

اور اگر توبہ کرنے تك اس سے بائیکاٹ کرنا ممکن ہو تو یہ بہتر ہے، اور اگر کچھ لوگ جب اس کے پیچھے نماز ادا کرنا ترک کر دیں، اور کسی دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ اس پر اثر انداز ہو گا حتی کہ وہ توبہ کر لے یا پھر اسے معزول کر دیا جائے، یا لوگ اس طرح کے گناہ سے باز آجائیں، تو اس طرح کا شخص اگر اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دے تو اس میں مصلحت ہے، اور اس کی نماز اور جمعہ نہیں رہنا چاہیے۔

لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ترک کرنے سے مقتدی کا نماز جمعہ اور نماز باجماعت رہ جائے تو یہاں ان کے پیچھے نماز ترک نہیں کی جائیگی، صرف اس بدعتی کے پیچھے نماز ترک کی جائے جو صحابہ کرام کا مخالف ہے " انتہی

ماخوذ از: مجموع الفتاوی (23 / 351 - 356).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر ذبح کرنے والے کے عقیدے کا علم نہ ہو تو اس کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا اور ایسے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

علماء کا جواب تھا:

" اگر وہ ظاہرا مسلمان ہو، اور عقیدہ کے اعتبار سے مجھول ہو، اور اس کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ اس کے عقیدہ میں انحراف پایا جاتا ہے، تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا اور اس کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا صحیح ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 365).

اور فتاوی میں یہ بھی ہے کہ:

" اور بدعتی کے پیچھے نماز ادا کرنے کے متعلق عرض یہ ہے کہ: اگر تو ان کی بدعت شرکیہ ہو مثلا غیر اللہ کو پکارنا، اور غیر اللہ کے لیے نذر و نیاز دینا اور اپنے مشائخ اور پیروں کے متعلق کمال علم کا ایسا اعتقاد رکھنا جو اللہ کے علاوہ کسی اور میں نہیں، یا غلم غیب کا جاننا، یا جہان و کون میں اثرا انداز ہونا، تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے.

اور اگر ان کی بدعات شرکیہ نہیں، مثلا ایسا ذکر کرنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، لیکن یہ ذکر اجتماعی طور پر جھوم جھوم کر کرنا، تو ان کے پیچھے نماز صحیح ہے، لیکن مسلمان شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنی نماز کسی بدعتی امام کے پیچھے نہیں بلکہ غیر بدعتی کے پیچھے ادا کرے، تا کہ زیادہ اجروثواب کا باعث ہو، اور منکر سے دور رہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 353).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بدعات پر عمل کرنے والے علاقے میں مقیم شخص کے متعلق کیا حکم ہے کیا اس کے ان کے ساتھ نماز جمعہ اور نماز باجماعت ادا کرنا صحیح ہے ؟

یا کہ وہ انفرادی طور پر نماز ادا کرے، یا اس سے نماز جمعہ ساقط ہو جائیگا ؟

اور اگر کسی علاقے میں اہل سنت کے باراور اگر کسی علاقے میں اہل سنت کے بارہ افراد سے کم تعداد میں لوگ بستے ہوں تو کیا ان کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا صحیح ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" ہر نیك یا فاجر امام کے پیچھے نماز جمعہ ادا کرنا واجب ہے، اگر نماز جمعہ پڑھانے والے امام کی بدعت ایسی نہ ہو جو اسے اسلام سے خارج کر دے تو اس کے پیچھے نماز ادا کی جائیگی.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ عقیدہ طحاویہ میں کہتے ہیں:

" ہم اہل قبلہ جو اسی پر فوت ہو میں سے ہر نیك اور فاجر کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز سمجھتے ہیں " انتہی... "

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کی سابقہ کلام نقل کر کے یہ کہا ہے کہ:

" اور رہا دوسرا سوال: تو اس کا جواب یہ ہے کہ: اس مسئلہ میں اہل علم کے مابین اختلاف مشہور ہے، اور اس میں صحیح یہ ہے کہ تین اور تین سے زیادہ افراد جب وہ کسی بستی کے رہائشی ہوں جہاں نماز جمعہ نہیں ہوتی تو ان کے لیے نماز جمعہ ادا کرنا جائز ہے.

رہا مسئلہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے چالیس یا بارہ یا اس سے کم افراد کی شرط لگانا تو ہمارے علم میں اس کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ واجب یہ ہے کہ کم از کم تین افراد ہوں تو نماز باجماعت ادا کی جائیگی، اہل علم کی ایك جماعت کا قول یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہے صحیح بھی یہی ہی" انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (4 / 303).

اس علاقے میں موجود کیمونٹی کے ساتھ دعوت الی اللہ میں تعاون کرنا چاہیے، اور ان کے عقائد کی تصحیح اور اصلاح کرنی چاہیے، اور ان میں سے گمراہ کی راہنمائی حکمت اور بہتر وعظ سے کرنی چاہیے، اور کوشش یہ کرنی چاہیے ان میں سب سے زیادہ متقی اور افضل شخص کو امام بنایا جائے.

ہم اللہ تعالی سے اپنے اور آپ کے لیے سیدھی راہ کی توفیق طلب کرتے ہیں.

واللہ اعلم .